تِل کی فصل کی دیکھ بھال

(زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔ پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے خوردنی تیل کی پیداوار میں خود کفالت وقت کا تقاضا ہے کیونکہ زرعی ملک ہونے کے باوجود ہر سال خوردنی تیل کی درآمد پر کثیر زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔تل پنجاب میں صدیوں سے کاشت کی جانے والی کم دورانیہ کی اہم روغندار فصل ہے۔تل کے بیجوں میں 50 فیصد سے زیادہ اعلیٰ خصوصیات کا حامل خوردنی تیل اور تقریباً 22 فیصد سے زیادہ اچھی قسم کی پروٹین پائی جاتی ہے۔ اس کے تیل کی خصوصیات بہت حد تک زیتون کے تیل سے ملتی ہیں۔اس کے علاوہ تل کا تیل ادویات سازی، صنعتی مصنوعات اور دیگر گھریلو ضروریات میں استعمال ہوتا ہے۔انہی خصوصیات کی وجہ سے تل کی ملکی اور بین الاقوامی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔اس کے علاوہ تلوں کی کاشت پر خرچ کم اور رقبہ اور وقت کے حساب سے فی یونٹ آمدنی زیادہ ہے جس کی وجہ سے یہ فصل اب ایک نقد آور فصل کا درجہ اختیار کر رہی ہے۔دوسری فصلات کی طرح حکومت پنجاب تل کی کاشت پر بھی بھرپور توجہ دے رہی ہے تاکہ ہم خوردنی تیل کی پیداوار میں خود کفیل ہوسکیں۔اس وقت پنجاب کے تل کاشت کرنے والے علاقوں میں تقریباً تل کی کاشت مکمل ہوچکی ہے۔کاشت کے بعد دوسرا اہم مرحلہ آبپاشی ہے۔تل کی فصل تقریباً 3 سے 4 پانی لگانے سے پک کر تیار ہوجاتی ہے۔اگاؤ مکمل ہونے کے بعد پہلا پانی 25 سے 30 دِن بعد دوسرا پانی پھول آنے پر تیسرا پانی پھلیاں بنتے وقت اور چوتھا پانی بیج بنتے وقت لگائیں چونکہ اس فصل کی بڑھوتری کا وقت موسم برسات میں ہے اس لئے بارش کی صورت میں آبپاشی کے شیڈول میں تبدیلی کریں۔زیادہ بارش ہونے کی صورت میں فصل سے فالتو پانی نکالتے رہیں۔پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے پودے مرنا شروع ہوجاتے ہیں لہٰذا تل کی فصل میں نکاسی آب کا مناسب بندوبست ضروری ہے۔جس طرح دوسری فصلوں کی بہتر اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے کھادیں استعمال کی جاتی ہیں اس طرح تل کی فصل سے زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے بھی متناسب کھادوں کا استعمال بہت ضروری ہے۔جن کاشتکاروں نے تل کی قسم ٹی ایچ 6 سنگل شاخ کاشت کی ہے وہ ایک بوری یوریا کھاد کو تین حصّوں میں تقسیم کر کے ڈالیں یعنی ہر پانی کے ساتھ 15 سے 16 کلو یوریا ڈالیں اور جن کاشتکاروں نے شاخوں والی قسم ٹی ایس 5 کاشت کی ہے وہ ایک بوری یوریا کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ڈالیں۔فصل کی اچھی پیداوار کیلئے ابتدائی 8 ہفتوں کے دوران جڑی بوٹیوں کی تلفی بہت ضروری ہے کاشتکار جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہریں سپرے کریں۔تل کی فصل پر حملہ آور ہونے والی بیماریوں میں جڑ اور تنے کی سڑن اور تل کا اکھیڑا شامل ہیں۔جڑ اور تنے کی سڑن کی بیماری کا حملہ اگست کے آخر تک ہوسکتا ہے اس میں جڑ اور تنے کا ابتدائی حصہ بھورا اور بعد میں سیاہ ہوجاتا ہے جبکہ کونپلیں مرجھا جاتی ہیں۔تل کا اکھیڑا کی بیماری دوران فصل کسی بھی وقت حملہ آور ہوسکتی ہے۔جڑ کے اکھیڑا کی بیماری سے پتوں کا رنگ پیلا ہوجاتا ہے اور پورا پودا مرجھا کر سوکھ جاتا ہے۔ان بیماریوں کے تدارک کیلئے بیج کو کاشت سے پہلے جراثیم کش زہر تھایوفینیٹ میتھائل بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج کو لگا کر کاشت کریں۔تل کی فصل پر حملہ آور ہونے والے نقصان دہ کیڑے اور سنڈیوں کا انسداد انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔تل کیپسول بورر اور پتہ لپیٹ سنڈی تل کی فصل پر حملہ آور ہونے والے نقصان دہ کیڑے ہیں۔ابتدائی حالت کی سنڈی سفید رنگ کی ہوتی ہے لیکن بعد میں سبز ہوجاتی ہے جس پر سیاہ رنگ کے چھوٹے دھبے ہوتے ہیں۔پروانے نارنجی بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔یہ کیڑا فصل کے اگاؤ کے فوراً بعد نرم شگوفوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور نرم پتوں کو جوڑتا ہے۔زیادہ حملہ کی صورت میں پتے خشک ہوجاتے ہیں جس سے فصل کی بڑھوتری رک جاتی ہے بعد ازاں اس کیڑے کی سنڈی بیج کی ڈوڈیوں پر حملہ آور ہوتی ہے اور بیج کی ڈوڈیاں بنتے وقت چھوٹی سنڈیاں اس میں داخل ہوکر ڈوڈیوں کے اندر بیج کو کھا جاتی ہیں اور پھولوں کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔ان کیڑوں کے

کیمیائی انسداد کے لیے سائپر میتھرین 10 ای سی بحساب 250 ملی لٹر یا لیمڈا سائی ہیلوتھرن 2.5 ای سی بحساب 330 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ چست تیلہ بھی تل کی فصل پر بہت زیادہ متحرک ہوتا ہے ذرا سا بھی چھیڑنے پر ایک جگہ سے دوسری جگہ تیزی سے حرکت کر جاتا ہے۔اس کا رنگ سبزی مائل ہوتا ہے۔ یہ کیڑا پورا سال سرگرم رہتا ہے۔ بچے اور بالغ دونوں ہی نہ صرف رس چوس کر پودے کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ پودوں میں زہریلے مادے بھی داخل کرتے ہیں۔حملہ شدہ پتے پیلے اور سرخ رنگ میں تبدیل ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں حملہ شدہ پتے نیچے کی طرف مڑ جاتے ہیں اور خشک ہو کر گر جاتے ہیں جس سے پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ چست تیلا کے کیمیائی انسداد کے لیے امیڈ اکلوپرڈ 200 ایس ایل بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ 100 سے 120 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ سفید مکھی کے بالغ اور بچے دونوں ہی پتوں کا رس چوستے ہیں اور پتوں کی نچلی سطح پر پائے جاتے ہیں۔سفید مکھی کی سال میں 12 نسلیں ہوتی ہیں۔تل کی فصل پر سفید مکھی کا حملہ خشک موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔سفید مکھی کے کیمیائی انسداد کے لیے اسیٹامپرڈ 20 ایس پی بحساب 150 گرام یا امیڈ اکلوپرڈ 200 ایس ایل بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔تل کی منافع بخش کاشت سے نہ صرف کاشتکار خوشحال ہوں گے بلکہ خوردنی تیل کی درآمد پر اخراجات میں کمی سے کثیر زرمبادلہ کی بھی بچت ہوگی۔توقع ہے کہ حکومت پنجاب، زرعی سائنسدان اور کاشتکاروں کی مشترکہ کاوشوں سے تل کے زیر کاشت رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوگا اور ہم ہر سال تل کا پیداواری ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

☆☆☆